بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲ پیر منگل ۲۲ شوال ۱۴۰۲ھ ۲ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲ اگست ۱۹۸۲ء نمبر ۱۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

-- ربوہ یکم ظہور (اگست) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے
بلڈ پریشر زیادہ ہے جس کی وجہ سے کمزوری ہے۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۱۸ویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خطاب اور دعا سے طلباء و طالبات کو رخصت فرمایا

"تعلیم القرآن کلاس کی رپورٹ ہر لحاظ سے بیحد خوشکن ہے"

"داعی الی اللہ بننے کیلئے حکمت سے بات کرنا بے حد ضروری ہے"

طلباء و طالبات سے حضور ایدہ اللہ کا پر معارف بصیرت افروز خطاب

ربوہ: ۳۱ وفا / جولائی - اٹھارہویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس آج صبح قریباً گیارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی تقریب سے مسجد اقصیٰ میں خطاب فرمایا اور الوداعی دعا کرائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد اقصیٰ میں تشریف لانے سے پہلے محترم صوفی غلام محمد صاحب قائم مقام صدر صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ ثانی نے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور کی آمد پر تقریب کا باضابطہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترم قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف شیریں کلام

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ترنم سے پڑھا گیا۔

بعد ازاں محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے رپورٹ پیش کی جسمیں بتایا گیا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے طلباء و طالبات کی مجموعی تعداد ۳۰۷۶ رہی جبکہ گذشتہ سال زیادہ سے زیادہ حاضری ۲۰۹۹ تھی اس طرح سے امسال ۹۷۷ طلبہ و طالبات کا اضافہ ہوا ہے جو ۴۷ فیصد اضافہ بنتا ہے۔ انہوں نے دیگر تفاصیل بھی بیان کیں۔ بعد ازاں حضور نے مختلف معیاروں میں اوّل آنے والے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور نے دس بجکر اٹھارہ منٹ پر خطاب کا آغاز فرمایا حضور نے پیش کی جانیوالی رپورٹ پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اسے ہر پہلو سے بیحد خوشکن قرار دیا۔ کلاس کی کامیابی پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل نازل ہوئے ہیں کہ انسان کا سر اللہ تعالیٰ کے سامنے حمد اور شکر سے جھک جاتا ہے۔ یہ بہترین نتائج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوئے ہیں۔

حضور نے کلاس کے منتظمین کی محنتوں کو سراہا اور اس شدید گرمی میں دُور دراز کا سفر کر کے اور مرکز میں ۱۵ روز قیام کر کے جبکہ یہاں بھی شدید گرمی تھی، جو قربانی کی ہے وہ بھی لائق صد تحسین ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آپ اس نیک گروہ میں شامل ہیں جو دین کی تعلیم اور قرآن کا علم حاصل کرنے آتے ہیں اور واپس جا کر یہ تعلیم پھر لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ربوہ کی مشکلات کے باوصف جو بات دل کو اللہ کی حمد سے بھر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ سب طلباء نے مرکز کی شدید گرمی اور بعض ناموافق باتوں پر کوئی شکوہ نہیں کیا۔ ایک بھی خط شکایت کا مجھ تک نہیں پہنچا۔ حضور نے فرمایا آپ میں اس جذبے کا پیدا ہو جانا کہ معمولی مشکلات سے کم حوصلہ نہیں ہونا اور دین کی خاطر مشکلات برداشت کرنی ہے بہت ہی خوش آئند ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جذبہ برقرار رکھے (آمین)

حضور نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ اب یہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ یہاں سے واپس جا کر باقی سارا سال جو کچھ حاصل کیا ہے وہ لوگوں میں پھیلائیں اور دینی تعلیم کو عام کریں۔

آخر میں حضور نے طلباء کو یہ اہم نصیحت کی کہ داعی الی اللہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پیغام حق پہنچانے میں ہوش کا مظاہرہ کریں جوش کا مظاہرہ نہ کریں۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ:-

"ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ"

یعنی حکمت کے ساتھ اللہ کا پیغام پہنچاؤ۔ حضور نے فرمایا جس طرح ماں اپنے بچے کو منت سماجت سے کھلاتی پلاتی ہے اسی طرح آپ بھی کریں۔ کوئی طرز عمل ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ سے ناراض ہو جائے یا آپ کی بات سننے سے انکار کر دے۔ حضور نے نہایت دلچسپ مثالوں سے اس بات کو واضح فرمایا۔

دس بجکر اکاون منٹ پر حضور نے خطاب ختم فرمایا اور اس کے بعد دعا کروائی جس کے بعد حضور تشریف لے گئے۔

• ٹرانٹو (کینیڈا) سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم برادرم خلیفہ عبد الوکیل کے دل کا اپریشن عنقریب وہاں پر ہونے والا ہے۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی بخشے۔
(میجر رحمت علی - اسلام آباد)

• سیالکوٹ کے مکرم مولوی ظہور الحسن صاحب بیمار ہیں پہلے حالت زیادہ خراب تھی۔ اب صحت قدرے بہتر ہے احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔
(ظہور احمد باجوہ ناظر امور عامہ)

• مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ حالت بھی زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔
نیز خاکسار بھی بیمار رہتا ہے احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (عباد اللہ گیانی ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں
مریضوں کے لئے
نئی سہولت

ربوہ کے احباب کی سہولت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں شعبہ فوری طبی امداد ۱/۲ ۷ بجے صبح سے ۱/۲ ۷ بجے شام تک کھلا رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں!
(چیف میڈیکل آفیسر)

احباب اپنے تاثرات بھجوائیں

امسال احباب جماعت احمدیہ نے عید الفطر ایک نئے جذبے سے منائی۔ جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس روز غرباء کے گھروں میں گئے اور ان کے ساتھ میل ملاقات کے ذریعہ عید الفطر منائی وہ اپنے تاثرات جلد تر الفضل کو ارسال کریں تاکہ روحانی لطف و مسرت حاصل کرنے کے ایک نئے تجربہ میں جملہ قارئین کو شریک کیا جا سکے۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھارہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

قرآنِ کریم کی تعلیم کیلئے نفس کی پاکیزگی اسلئے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے

جبتک انسانی فطرت اور مزاج میں پاکیزگی داخل نہ ہو قرآن کریم کے علوم ہرگز سمجھ نہیں آسکتے

جو مطہر ہو کر اس کلام میں تفحص کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بے انتہا فضلوں کا وارث بنائے گا"

کلاس کی حاضری سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری مستورات بیدار ہو کر آگے بڑھ رہی ہیں یہ بات مردوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے

فرمودہ ۱۷ وفا ۱۳۶۲ ہش، مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۷ وفا ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۱۷ جولائی ۱۹۸۳ء ۵½ بجے شام مسجد اقصیٰ ربوہ میں اٹھارویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر سال پہلے سے زیادہ بڑھ کر خوشیوں کی خبریں لے کر آتا ہے اور ہر سال اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ یہی ایک ترقی پذیر جماعت ہے جس کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا رہا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا رہے گا۔ آپ نے تعلیم القرآن کلاس کی جو رپورٹ سنی ہے وہ خدا کے فضل سے بہت ہی خوشکن ہے اور جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے ہر لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ محنت کے ساتھ جزئیات میں جا کر اور بڑی تفصیل کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ ہمارے طلباء اور طالبات کو اس چند دن کے وقف کے دوران زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے اور یہاں سے وہ ایک نیا وجود لے کر واپس جائیں اور ایسی CASSETTES بھی ساتھ لے جا سکیں جن سے وہ اپنے علاقہ میں دیگر احباب کو بتائیں کہ وہ کیا سن کر آئے ہیں اور کیا روحانی لذت انہوں نے حاصل کی اور تا اپنے حلقہ میں بھی چھوٹی سطح پر تربیتی کلاسز منعقد کر سکیں۔

پس یہ تو خوشی کی خبر ہے کہ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہا ہے لیکن اس میں

ایک پہلو فکر کا

بھی ہے۔ قدم آگے بڑھنے میں سب سے زیادہ مستورات نے حصہ لیا ہے اور جہاں تک مردوں کے کوائف کا تعلق ہے وہ کم و بیش اتنے ہی ہیں جتنے گذشتہ سال تھے ان کے اعداد و شمار میں بہت ہی معمولی تبدیلی ہوئی ہے۔ پس زیادہ تر اضافہ ہماری بہنوں اور خواتین کی جدوجہد اور خلوص کا نتیجہ ہے۔

گذشتہ سال میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہماری مستورات خدا تعالیٰ کے فضل سے بیدار ہو کر آگے بڑھ رہی ہیں۔ یہ بات مردوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ مرد عورتوں کو نمایاں طور پر آگے نکلنے دیں۔ یہ پہلو جماعت کے لئے تو بہرحال اطمینان بخش ہے کہ ہماری مستورات بیدار ہو رہی ہیں اور ان میں غیر معمولی جذبۂ خلوص اور ایمان نئی امنگیں لے کر اٹھ رہا ہے۔ اس لئے انہیں روکنے کا سوال نہیں، سوال تو یہ ہے کہ مرد جو خاموش ہو کر پیچھے رہ گئے ہیں

کہیں وہ وقت نہ آئے

کہ مردوں کو چوڑیاں بھی پہننی پڑ جائیں۔ اتنا حیرت انگیز فرق پیدا ہو گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہوا تھا کہ مستورات کی تعداد طلباء سے گذشتہ سال تو اڑھائی گنا زیادہ تھی اور اب ساڑھے تین گنا ہو گئی ہے۔ مستورات تو مبارکباد کی مستحق ہیں لیکن آپ لوگوں کے لئے بڑی فکر کی بات ہے اور قومی رجحان جو اس سے ظاہر ہو رہا ہے ممکن ہے کہ وہ بعض دفعہ ایک خطرناک کمزوری کی طرف اشارہ کر رہا ہو۔ مردوں میں دینی دلچسپی اگر عورتوں سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم مستورات جتنی ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تربیت اور اخلاقی معیار قائم رکھنے کی ذمہ داریاں زیادہ تر مرد پر ڈالی ہیں کیونکہ اسے قوام قرار دیا گیا ہے تو جن پر ذمہ داری ہو وہ پیچھے رہ جائیں یہ تو بہت ہی فکر کی بات ہے۔ اس لئے یہ جائزہ بھی لینا چاہیئے کہ مختلف اضلاع سے گذشتہ سال کتنی تعداد میں طلباء شریک ہوئے تھے اور امسال کتنے طلباء شریک ہوئے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض اضلاع سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ تعداد آئی ہو اور بعض اضلاع پہلے سے بہت پیچھے رہ گئے ہوں۔ لہذا مرکز سے بروقت انہیں انتباہ ہونا چاہیئے اور ان کے امرائے ضلع، قائدین اضلاع اور زعماء انصار اللہ سے پوچھا جانا چاہیئے کہ آپ کا ضلع آپ کی آنکھوں کے سامنے پیچھے رہ رہا ہے اور آپ کو ہوش نہیں ہے اور آئندہ کے لئے انہیں خاص طور پر متنبہ کرنا چاہیئے کہ جو بھی کمزوریاں ضلع میں پیدا ہوئی ہیں اس کو دور کرنے کی طرف توجہ کریں اور یہ جائزہ بھی جماعت وار لیں کہ کیوں نوجوان پیچھے رہ رہے ہیں۔ کون سی دلچسپیاں ایسی ہیں جن میں وہ مصروف ہیں۔ گرمی کے اس موسم میں وہ پہاڑوں پر تو نہیں چلے گئے۔ جہاں تک میرا تاثر ہے، ایک فیصدی بھی ایسا نہیں ہوگا جو پہاڑوں پر چلا گیا ہو۔ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔ مرکز میں آ کر تربیتی کلاس میں حصہ لیں اور ایک نیا ولولہ ایک نئی روح لے کر واپس جائیں۔

پس جہاں تک خواتین کا تعلق ہے میں پھر یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

ہماری مستورات کی بیداری مبارک

کرے۔ آج نہیں تو کل اس کے بہت اچھے اثرات احمدیت پر ظاہر ہوں گے کیونکہ آج کی بچیاں مستقبل کی مائیں بننے والی ہیں اور جتنا زیادہ یہ بچیاں دین کی طرف توجہ کر رہی ہیں اتنا ہی زیادہ ہمارا یقین بڑھتا ہی چلا جاتا ہے کہ احمدیت کی آئندہ نسلیں زیادہ بہتر ماحول میں تربیت پائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ بہتر گودوں میں پلیں گی اور آج کی نسل میں اگر کوئی کمزوری رہ گئی ہے تو یہ خواتین انشاء اللہ اس کی تلافی اگلی نسلوں میں کردیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس قوم کی مائیں اچھی ہو جائیں، جس قوم کی ماؤں کی اعلیٰ تربیت کردی جائے اس قوم کے مستقبل کے متعلق کسی خدشہ کا سوال باقی نہیں رہتا۔

جہاں تک قرآن کریم کے مطالعہ اور اس سے ذاتی استفادہ کا تعلق ہے اس کے دو پہلو ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ ایسے مفسرین کی تفسیروں سے فائدہ اٹھائیں جو اہل اللہ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے روحانی علم عطا فرمایا ہے اور اُن کی آنکھ سے قرآن کو دیکھ کر اس سے محبت پیدا کریں۔ حقیقت یہی ہے کہ ہر مبتدی اور سالک کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم سے متعلق ابتدائی تصوّر صحیح کرنے کے لئے ان بزرگوں سے قرآن کریم پڑھے جن کی آنکھ کو اللہ تعالیٰ نے نورِ بصیرت عطا فرمایا ہو اور جن کی خود تربیت فرمائی ہو تاکہ کلام اللہ کا صحیح مرتبہ اور مقام ان پر ظاہر ہو اور وہ اس سے متعلق اپنے نفس کی کجی کے نتیجہ میں کوئی غلط رائے قائم نہ کریں۔

قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، قرآن سے محبت رکھنے والے اور اس کے مطالعہ میں آگے بڑھنے کا شوق رکھنے والے کو سب سے زیادہ زور اس بات پر دینا چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کی تفاسیر کی مدد سے کرے لیکن اس کے باوجود ہر انسان کے لئے قرآن کریم کے ساتھ ایک ذاتی تعلق اس حد تک پیدا ہونا ضروری ہے کہ وہ براہِ راست بھی قرآنِ کریم کے معارف کا پھل کھائے ایسا پھل جو اس کے ہاتھ آگے بڑھانے کے نتیجہ میں اسے ملا ہو، ایسا پھل جو اس کے غور، تدبّر، فکر اور تعلق باللہ کے نتیجہ میں اُسے حاصل ہوا ہو۔ جب تک یہ مقام حاصل نہ ہو اس وقت تک انسان صحیح معنوں میں ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتا جن کو خدا تعالیٰ کے حضور حاضری میں ایک دوام حاصل ہو جاتا ہے اور جو اس کے ساتھ ایک عالمِ بقا میں رہنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر انسان کا

کلامِ الٰہی سے ذاتی تعلق

پیدا ہو جائے۔ اس سلسلہ میں کیا طریق ہے کون سے علوم کا مطالعہ کیا جائے جن کے نتیجہ میں ہم قرآن کریم کے معارف کو براہِ راست حاصل کر سکیں۔ جہاں تک علوم کے مطالعہ کا تعلق ہے وہ تو میں نے بتا دیا کہ اہل اللہ کی تفاسیر مثلاً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر یا آغازِ اسلام میں اُن بزرگ صحابہؓ کی تفاسیر جنہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے براہِ راست تربیت کا فیض پہنچا اور انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے دعائیں لیں اور آپؐ نے دعائیں دیں کہ اے خدا ان کو فہم قرآن عطا فرما۔

پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی تفاسیر کا خاص مقام اور مرتبہ ہے۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے یہی دو دروازے ہیں۔ پہلے دَور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے تربیت یافتہ صحابہؓ کی تفاسیر اہمیت رکھتی ہیں اور دوسرے دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے تربیت یافتہ اصحاب کی تفاسیر اہمیت کی حامل ہیں۔ قرآنی حقائق و معارف سمجھنے کے لئے صرف علم کافی نہیں ہے بلکہ کچھ اَور بھی چاہیئے۔ وہ اَور کیا ہے؟ اس کے متعلق قرآنِ کریم خود فرماتا ہے:۔

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (سورۃ الواقعہ آیت ۷۹)

یہ عجیب کتاب ہے کہ ظاہری طور پر تم اس کو ہاتھ لگا بھی لو تب بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں تم اسے مَس کرنے سے بہت دُور ہو جب تک کہ تم خدا کی طرف سے پاک نہ کئے جاؤ۔ پس یہی ایک ارفع و اعلیٰ علم ہے جس کا پاکیزگی سے تعلق ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا علم نہیں جسے حاصل کرنے کے لئے

پاکیزگی کی تعلیم

دی گئی ہو۔ فزکس، کیمسٹری، نفسیات، اقتصادیات اور علم ادب کے علاوہ علوم کی اَور بھی کئی شاخیں ہیں لیکن کبھی آپ نے سکول یا کالج میں یہ بات نہیں سُنی ہوگی کہ اگر تم فلاں علم میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو پاک ہو جاؤ۔ اگر کوئی اُستاد ایسا کہے تو آپ سارے ہنس پڑیں گے کہ پاگل ہو گئے ہو علم حاصل کرنے کا پاکی سے کیا تعلق؟ پاکیزگی اپنی جگہ اور علم اپنی جگہ، ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اس آیت میں بظاہر یہ عجیب مضمون ہے اور کوئی ہنسی نہیں آتی بلکہ انسان بڑی سنجیدگی سے غور کرتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ پاکیزگی کا حکم دیا گیا ہے۔

اس مضمون پر اگر آپ غور کریں تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ دراصل ایک چیز بہرحال ہر علم میں قدرِ مشترک ہے اور وہ "سچائی" ہے۔ اس کے بغیر دنیا کا کوئی علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک علم کی جستجو کا تعلق ہے سچائی سے مراد یہ ہے کہ انسان دیانتداری کے ساتھ سیاہ کو سیاہ اور سفید کو سفید کہنے کی جرأت رکھتا ہو۔ اپنی مرضی سے مشاہدات کو کسی خاص سمت میں ہانکنے کی کوشش نہ کرے بلکہ مشاہدات، واقعات اور حقائق اس کی جس طرف بھی راہنمائی کریں اس کی پیروی کرے۔ یہی وہ بنیادی سچائی ہے جو ہر علم کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ اس سچائی کے بغیر آج تک کبھی کسی سائنس یا علم کی کسی شاخ نے ترقی نہیں کی۔ اہل یورپ نے بھی جو ترقی کی ہے، ان میں سے بڑے بڑے چوٹی کے سائنسدانوں کو یہ امتیازی شان حاصل رہی ہے کہ وہ بہت سچے تھے۔ ان معنوں میں سچے کہ انہوں نے اپنے تصورات اور اپنی خواہشات کو تحقیقات پر اثر انداز نہیں ہونے دیا بلکہ اپنے آپ کو کلیۃً خدا تعالیٰ کے تخلیق کردہ حقائقِ فطرت کے سپرد کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت (NATURE) کو جس طریق پر بھی پیدا فرمایا تھا انہوں نے بجنسہٖ اس کی پیروی کی اور اپنی خواہشات کے مطابق فطرت NATURE کو مسخ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ وہ سچائی ہے جس کے نتیجہ میں تمام علوم حاصل ہوتے ہیں اور جس کے بغیر کوئی علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو محض سچائی سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس کا ایک اپنا ارفع و اعلیٰ اور پاکیزہ مقام ہے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے

فطرت کی پاکیزگی

ضروری امر ہے اس کے لئے محض علم کافی نہیں۔ ورنہ ہر مقام پر خواہ انسان بظاہر کتنا ہی سچا ہو اسے ٹھوکریں ہی ملیں گی اور وہ قرآن کریم کے مفہوم کا تصور بھی نہیں کر سکے گا۔ یہ ایک پاک دنیا اور ایک الگ دنیا ہے۔ اس دنیا میں معارف کا پھل صرف انہیں حاصل ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق نصیب ہوتا ہے اور جنہیں قرآنی علوم اور معارف سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی فطرت میں وہ پاکیزگی آجاتی ہے جو قرآن کے پاکیزہ کلام کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔

ہر فصل کے لئے ایک خاص موسم اور ماحول ہوتا ہے اس ماحول سے الگ کر کے جب اس فصل کو لگانے کی کوشش کی جائے تو وہ پنپ نہیں سکتی۔ اگرچہ اس کی دیگر ساری ضروریات پوری کر دی جائیں۔ لیکن جب تک وہ ماحول اور فضا جو اس کے پنپنے کے لئے ضروری ہے وہ مہیا نہ کی جائے اس وقت تک اسے پھل نہیں لگ سکتا۔

پس قرآن کریم کے فہم کے لئے نفس کی پاکیزگی اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں

ظاہری و باطنی پاکیزگی کا مضمون

بیان ہوا ہے۔ جب تک انسانی فطرت، اور مزاج میں پاکیزگی داخل نہ ہو قرآن کریم کے علوم ہرگز سمجھ نہیں آسکتے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود اور دیگر انبیاء کا اس میں بکثرت ذکر ہے اور ہر مقام پر جہاں خدا کے ان ارفع بندوں کا ذکر ہے وہاں ایسے امکانات موجود ہیں کہ ایک دنیادار گندی فطرت والا انسان جو بظاہر سچا ہی لگتا ہو لیکن پاک نہ ہو وہ انہی مضامین کے غلط معانی اخذ کر کے بالکل اور مضمون پیدا کر دے یا اپنے گندے مزاج کے مطابق سوچے اور اسی کے مطابق نتیجہ نکالے۔ اگرچہ بظاہر وہ سچا بھی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی موقعہ ہو جسے دو مختلف زاویوں سے جانچا جا سکتا ہو تو اس صورت میں گندا نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے اور پاکیزہ بھی۔ گندے لوگ گندے نتائج اور پاک فطرت رکھنے والے پاکیزہ نتائج اخذ کریں گے۔ تو اگر دنیا پاک لوگوں کی ہو تو گندے آدمی کا ہر نتیجہ غلط نکلے گا۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ عجیب کتاب ہے کہ بعض لوگوں کے لئے تقویٰ اور تزکیۂ نفس کا اور بعض کی بیماریاں بڑھانے کا موجب بن جاتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پھوپھی زاد بہن سے نکاح کی اجازت دی جو حضرت زیدؓ کی منکوحہ تھیں اور فرمایا کہ جب زید طلاق دیں تو تجھے شادی کی اجازت ہے۔ اب یہ ایک واقعہ ہے وہ لوگ جو پاک فطرت رکھتے ہی نہیں جو جانتے ہی نہیں کہ

نفس کی پاکیزگی

ہوتی کیا ہے۔ جن کی ساری زندگی بدکرداریوں میں بسر ہوتی ہے۔ وہ جب اس آیت کو پڑھتے ہیں تو لازماً گندا نتیجہ نکالتے ہیں اور غلط نتائج اخذ کر کے خود بھی ہلاک ہوتے ہیں اور دوسروں کی ہلاکت کا موجب بھی بن جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس پاک جہان سے واقف ہیں، جو جانتے ہیں کہ اہل اللہ کا مزاج کیا ہے اور ان کے دل کی کیفیات کیا ہوتی ہیں، ان کی صحبت میں رہ کر انہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اَور قسم کے لوگ ہیں وہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی شک میں مبتلا نہیں ہوتے کہ اصل واقعہ کیا تھا؟ آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قلبی کیفیات کیا ہوں گی! خدا نے کس طرح آپ کے مزاج کے خلاف آپ کو مجبور کیا ہے! تو دیکھئے ایک ہی آیت سے کس قدر دو مختلف نتائج نکالے گئے۔

فرائڈ ایک مشہور ماہر نفسیات

ہے جس نے علم نفسیات میں بعض نظریات پیش کئے اور خوابوں کی تعبیر میں اس نے بہت کام کیا ہے۔ جہاں تک علوم کے دائرہ میں اس کی ذات کا تعلق ہے وہ ان معنوں میں سچا تھا کہ جو کچھ وہ دیکھتا وہی بیان کیا کرتا تھا اور جو نتیجہ اخذ کرتا وہ بھی درست بیان کرتا لیکن وہ ایک ایسا بدکردار اور ناپاک انسان تھا جس کے وجود میں پاکیزگی کو کوئی بھی دخل نہیں تھا اس لئے اس نے ہر موقع پر انبیاء پر حملے کئے، گند اچھالے اور ان کی نیتوں کی غلط تعبیریں پیش کیں۔ وہ خوابوں کی نہایت ہی گندی تعبیریں کرتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ایک مغلوب الشہوات شخص ہے جس کی زندگی میں سوائے شہوت کے اور کوئی چیز ہی عمل پیرا نہیں۔ اور جو بات بھی اسے نظر آئے وہ اس کی تعبیر کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا شخص تو خوابوں کی حقیقت پہچاننے کا بھی اہل نہیں ہے۔ کجا یہ کہ وہ قرآنی علوم میں دخل دے اور ان سے نتائج اخذ کرے۔ یہی وجہ ہے اور آپ حیران ہوا کریں گے یہ جان کر کہ دنیا کے بڑے بڑے چوٹی کے علماء جو مستشرق کہلاتے ہیں انہوں نے عربی کے مطالعہ اور قرآن کریم کے تفحص میں بڑی محنتیں کیں اور اسی میں اپنی عمریں صرف کر دیں۔ مگر انہوں نے ایسی لغو اور سطحی تفسیریں لکھی ہیں کہ انہیں پڑھ کر ایک تربیت یافتہ احمدی بچہ بھی ہنس پڑے گا کہ اس جاہل کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ اصل بات کیا ہے اور کیا نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیئے تھا۔

یوں معلوم ہوتا ہے جیسے

ایک احمدی شعور کے سامنے

وہ لوگ PIGMY ہیں۔ افریقن پگمی (PIGMY) ان باشندوں کو کہتے ہیں جو قد کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر چھوٹے ہوں۔ یہ باشندے آسٹریلیا اور سنٹرل افریقہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یعنی اتنے چھوٹے قد کے ہیں کہ آپ انہیں دیکھ کر حیران رہ جائیں۔ تو ایک آدمی جو بہت ہی حقیر اور بے حیثیت دکھائی دے۔ انگریزی میں اسے PIGMY کہتے ہیں۔

پس احمدی شعور چونکہ مطہر ماحول کی پیداوار ہے اس لئے احمدی بچہ اور نوجوان بھی ان بظاہر بڑے بڑے مستشرقین کی طرف جب دیکھتا ہے اور ان کی تفسیروں کا مطالعہ کرتا ہے۔ تو انہیں ایسے دیکھتا ہے جیسے ایک بڑا قد آور انسان ایک PIGMY کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ علم کے لحاظ سے وہ ان سے بہت زیادہ ہیں۔ یعنی دسویں کا ایک احمدی طالب علم جسے عربی بھی اچھی طرح نہ آتی ہو، ایک ایف اے، یا بی۔ اے کا طالب علم یا مولوی فاضل بھی ہو اس کا

دنیاوی اور ظاہری علم

ان مستشرقین کے مقابل پر جن کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ ان میں سے بعض کے مقابل پر ایک طفل مکتب کے علم کی حیثیت رکھتا ہے۔ بڑے بڑے علماء جنہوں نے بڑا تفحص علمی کیا ہے اور اپنی ساری زندگیاں علم کی جستجو کے لئے وقف کی ہیں۔ مگر جب وہ قرآنی علوم سے متعلق بات کرتے ہیں تو ان کی گفتگو بالکل لغو، بے معنی اور غلط ہوتی ہے اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور آپ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا بیان محض جھوٹ اور کذب پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگ خود گندے، دنیا کی پیداوار اور دہریت کے ماحول میں پرورش پانے والے ہوتے ہیں۔ وہ یہ سوچ ہی نہیں سکتے کہ خدا ہے اور اس نے کسی سچے انسان سے کلام کیا ہو۔ شروع سے آخر تک مسلسل ان کی

نیتوں میں جھوٹ

شامل ہوتا ہے۔ اور یہ فطرتی اور گندگی انہیں قرآنی علوم سے بالکل محروم کر دیتی ہے۔ وہ ہر جگہ غلط نتیجہ نکالتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

کہ یہ کتاب بظاہر تو بڑے بڑے علماء کے ہاتھ میں بھی آئے گی، جو دنیا میں بڑے مقام رکھتے ہوں گے، اور بظاہر کم علم لوگوں کے ہاتھ میں بھی آئے گی جو دنیا کی نظروں میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ لیکن وہ ناپاک لوگ ہیں اور یہ مطہر بندے ہیں اور تم دیکھو گے کہ مطہر بندوں کو قرآنی معارف عطا کئے جائیں گے۔ اور دنیا کے بڑے بڑے علماء ان معارف سے محروم رہ جائیں گے۔

پس آج کے اس دور بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے لے کر آج تک جو تفاسیر لکھی گئیں ان میں

تفسیر کبیر کا مقام

ایک حیرت انگیز مقام ہے۔ جس زاویہ نگاہ سے بھی آپ اسے دیکھیں کوئی دوسری تفسیر اس کے قریب قریب بھی آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ یہ تفسیر بہت ہی عظیم الشان اور بہت ہی حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ اہل عرب میں سے جنہوں نے اس تفسیر کا مطالعہ کیا وہ یہ اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے کہ اس کے مطالعہ سے انسانی فطرت پر اتنا گہرا اثر پڑتا ہے کہ جس شخص نے یہ تفسیر کی ہے وہ ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ لازماً اہل اللہ ہے۔ ظاہری تعلیم کیا تھی پانچویں بھی فیل چھٹی بھی فیل ساتویں بھی فیل آٹھویں بھی فیل نویں بھی فیل حتیٰ کہ دسویں بھی فیل۔ ہر دفعہ ترقی دیئے گئے۔ گویا یہ ہے آپ کا سارا تعلیمی کردار۔ اور اس کے مقابل پر آپ میں سے اکثر وہ ہوں گے۔ جنہوں نے دسویں میں بڑے اچھے نمبر لیے اور فسٹ ڈویژن حاصل کی ہے۔ ایسے بھی یہاں ہیں جو آج بڑے چوٹی کے علماء ہیں جنہوں نے مولوی فاضل کیا تفحص علمی کیا اور بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کیں یا ویسے ہی انکا علمی کیریئر بہت اچھا اور وسیع ہے لیکن جب وہ تفسیر کبیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو زانوئے ادب تہہ کرتے ہوئے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور قدم قدم پر سمجھتے ہیں کہ یہ

ایک عظیم الشان مفسّر کا کلام

ہے۔ جو کلام اللہ کے مزاج سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔ وہ کیا فرق ہے؟ وہ یہی تو فرق ہے کہ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ جنہیں خدا پاک کرے اور اپنی طرف سے علم عطا کرے جن کی تہذیب اخلاق کرے جن کے مزاج کو اپنے فضل سے کلام اللہ کے مزاج کے مطابق کر دے وہی ہوتے ہیں جو تفسیر کرتے اور سمجھنے کے اہل ہیں۔

پس آپ اس مثال سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہی نتیجہ نکلے گا کہ اگر قرآن کریم سے محبت ہے اگر قرآنی علوم و معارف کا پھل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مطہر بننے کی کوشش کریں۔ اپنے نفوس کو پاک کریں۔ اپنے مزاج میں نیک تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے سر خدا کے حضور جھکا دیں۔ اسکی رضا کے تابع ہو جائیں۔ پھر قرآن کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو عظیم الشان معارف کے پھل آپ کو بھی نصیب ہوں گے۔ قرآن کسی ایک شخص کے لیے نہیں اتارا گیا تھا۔ قرآن کسی ایک فرد واحد کی ملکیت نہیں قرآن ایک خاندان یا ایک قوم کی ملکیت نہیں قرآن کریم ایک عظیم الشان کتاب ہے۔ جو ہم سب کے لیے برابر درجہ رکھتی ہے کالا ہو یا گورا مشرقی ہو یا غربی کسی خاندان یا کسی نسل سے تعلق رکھتا ہو صرف ایک شرط ہے کہ مطہر ہو جائے۔ جو مطہر ہو کر اس کلام میں تفحص کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بے انتہا فضلوں کا وارث بنائے گا اور بے انتہا معارف کے شیریں اور باقی رہنے والے پھل اس کو عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہوں جو مطہر ہوتے ہوئے کلام اللہ کی معرفت اور اس کے مقام اور اس کے مرتبہ کو خود بھی جانچیں، خود بھی سمجھیں اور دنیا کو بھی ان معارف سے آشنا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یوم تحریک جدید ۱۹۸۳ء

کب اور کس طرح منایا جائے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال جماعتوں میں یوم تحریک جدید منانے کے لیے ماہ ستمبر (تبوک) مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر جماعت اپنی سہولت کے مطابق یوم تحریک جدید کے لیے خود تاریخ مقرر کرے اور حسب ذیل امور کا جائزہ لے کر نتائج کی رپورٹ مرکز کو بھجوائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

۱- وعدہ جات میں گزشتہ سال کی نسبت ۵۰ فیصد اضافہ ہوا۔ کیا ہر فرد جماعت سے وعدہ لیا گیا؟

۲- کیا ہر کمانے والے فرد کا وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر ہے؟

۳- کتنے مرحوم مجاہدین کے کھاتے بحال کروائے گئے۔؟

۴- معاونین خصوصی کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا کیا ٹارگٹ حاصل کر لیا گیا ہے؟

۵- ۲۱ اکتوبر ۸۳ء سے پہلے سو فیصد وصولی کا انتظام کر لیا گیا ہے؟

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ (المتمس وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر جذبۂ خدمتِ خلق سے عید الفطر منانے کی روداد

(۴)

"امی! یہ عید سب عیدوں سے اچھی گزری الحمد للہ"

(بچوں کا تاثر)

راولپنڈی سے ایک بہن تحریر فرماتی ہیں :-

"عید کی دوپہر ہے گھر مہمانوں کے ہنسنے بولنے کی آوازوں سے گونج رہے ہیں۔ کہیں کھانے کے بعد سیر کا پروگرام ہے تو کہیں گرمی کی شدت کی وجہ سے ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں عزیز رشتہ داروں سے خوش گپیوں کا پروگرام ہے تو کہیں دوپہر آرام کر کے شام کو دعوتوں کا پروگرام ہے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ملتا ہے کہ "غریبوں سے جا کر عید ملیں ان کو عیدیاں اور تحائف دیں" شمعِ احمدیت کے پروانے گرمی کی شدت بھول، سیر کے پروگرام چھوڑ، دوستوں کی گپ شپ سے منہ موڑ، مہمانوں کی خاطر مدارات سے تھکی ہوئی خواتین تھکن کو بھول سب کے سب ایک نئی مسرت اور خوشی کے حصول کیلئے فوراً نکل پڑتے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے خوبصورت چمکتی دمکتی کاروں نے تنگ گلیوں اور چھوٹے گھروں کا رُخ کیا عجیب ایمان افروز نظارہ اور مسرور پر درماحول ہے کہ بڑی کوٹھیوں میں رہنے والے بدبودار گلیوں میں سے گذر کر دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ دروازہ کھلتا ہے اہل خانہ حیرت اور مسرت سے پوچھتے ہیں "سر" آپ کیسے تشریف لائے"۔ میں خود حاضر ہو جاتا" اور وہ "عید مبارک" کہہ کر گلے ملتے ہوئے کہتے ہیں "میاں ہم تو حضور کے ارشاد کے مطابق آپ سے عید ملنے آئے ہیں"۔ بیگم کار سے اتر کر ابلتی ہوئی گندے پانی کی نالی پر سے برقع سنبھالتی ہوئی ان کے گھر میں جاتی ۔ گھر والی سے گلے مل کر عید مبارک کہتی ہیں۔ بچوں کو عیدی دیتی ہیں۔ اہل خانہ کی بنائی ہوئی "اپنے طرز کی چاٹ" اور ابلی ہوئی سویوں پر چینی ڈال کر کھاتے ہوئے اس کی تعریف کرتی ہیں کچھ دیر ہنسنے بولنے اور گپ شپ کے بعد خدا حافظ کہہ کر نکلتی ہیں تو اہل خانہ کے بچے کار کے اردگرد کھڑے ہیں کوئی اندر جھانک رہا ہے تو کوئی اس کی چمکتی ہوئی باڈی پر ہاتھ پھیر رہا ہے بیگم یہ منظر دیکھ کر اپنے شوہر سے کہتی ہیں آپ اپنے ان ننھے دوستوں کو گاڑی میں بٹھا کر ایک ایک کون آئس کریم تو دلا لائیں اتنے میں میں برابر والی بہن کے ہاں عید مبارک کہہ آؤں" اس طرح کئی گھروں میں یہ مبارک جوڑا مع اپنے دو بچوں کے جاتا ہے۔ کہیں مٹھائی کہیں عیدی دیتا ہے کئی غیر احمدی غریب گھروں میں مدد اور عیدی دیتا ہے اور خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے آج کی پُرکیف عید پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی کوٹھی کا رُخ کرتے ہیں کہ ننھا کہتا ہے امی ہماری تو کار بھی آج گلیوں سے عید مل آئی اور سب ہنستے ہیں اس کی بہن کہتی ہے "ہاں بھئی تم نے تو اچھی بات ہمیں بتائی اصل میں ہماری گاڑی بھی تو احمدی ہے اور حضور کا کہنا مانتی ہے"!

اس قسم کے روح پرور مناظر اور مشاہدے ہر طرف بسنے والی عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو پیش آئے۔ کیسے فدائی لوگ ہیں۔ اپنے پیارے خلیفۃ المسیح کی ہر آواز پر کس خوشی سے لبیک کہتے ہیں۔ ذہن چودہ سو سال پیچھے چلا جاتا ہے۔ جب ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز بیوہ عورتوں، یتیم بچوں مسکینوں اور غریبوں کے گھروں پر جاتے ان کو عید مبارک کہتے۔ ان کے بچوں کو کپڑے کھانے کی چیزیں اور تحفے دیتے۔ یہ پیارا خلیفہ بھی تو اُسی ہی پیارے عظیم ترین خیر البشر افضل الرسل، خاتم النبیین، رحمت اللعالمین فخر موجودات سرور کائنات محسنِ انسانیت کے اسوہ پر چلنا اپنا شعار بناتا ہے جس کی ہر آواز پر لبیک کہنا گویا اسوۂ رسول اکرمؐ پر چلنا ہے۔ عشقِ رسولؐ کے دعویدار تو بہت ہیں لیکن کتنے ہیں جو اس عظیم اور پیارے اسوہ پر چلتے ہیں۔ صرف وہی جو حقیقت میں اپنا اوڑھنا بچھونا قال اللہ اور قال الرسولؐ کو بناتے ہیں اور پھر ان پر عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ اسی لئے تو ادھر خلیفۃ المسیح کچھ ارشاد فرماتے ہیں اُدھر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے افراد جماعت کو آناً فاناً اطلاعات پہنچنے لگتی ہیں اور پھر برق رفتاری کے ساتھ ان احکامات پر وہ مومنین مصروف عمل نظر آتے ہیں۔

یہ تو تھا عمومی تاثر اور ذاتی تاثر کی روداد یہ ہے کہ میں عید کے روز ایک دوسری خاتون کے ساتھ اندرون شہر کی تنگ گلیوں میں عید ملنے گئی۔ چھ احمدی گھروں میں عید ملنے گئی۔ بچوں کو عیدیاں دیں سب بہنوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے حضور کا ارشاد سن کر ان کی آنکھوں میں عجب چمک تھی۔ دل و زبان حضور کے لئے خود دعا معلوم ہوتے تھے۔ پانچ غیر احمدی خواتین کے گھر گئی ان پر بھی بہت اچھا اثر پڑا سیرۃ النبیؐ کے اجلاس میں ان سے ملاقات ہو چکی تھی عید ملنے غیر متوقع طور پر آنے سے انہیں بہت خوشی ہوئی۔ اٹھنے نہیں دیتی تھیں۔ ان کے ساتھ مل کر عید کی خصوصی چیزیں کھائیں اور وہ اعتراف کرنے لگیں کہ احمدی لوگوں کے اخلاق بہت اچھے ہوتے ہیں۔ ایک غیر از جماعت غریب پٹھانی بھینسوں والی کے ہاں ہم پانچ عورتیں عید ملنے گئیں۔ اس کے بچوں کو عیدی دی بہت خوش ہوئی اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ خوشی کا اظہار کیسے کرے۔ جب ہم ایک گھر سے ملکر دوسرے گھر جاتے تو راستہ میں کئی اور احمدی خواتین کو عید ملنے جاتے ہوئے دیکھا۔ ان خواتین اور حضرات کو جو سب ایک ہی مقصد کے لئے نکلے ہوئے تھے دیکھ کر دل خدا تعالےٰ کی حمد سے پُر اور زبان دعاؤں سے تر تھی کہ یا الٰہی تیرا شکر ہے کہ تو نے اس عظیم بابرکت نظام کے ساتھ الحمد للہ ہمیں وابستہ کیا ہے۔ جس کا ہر فرد بشر اپنے عظیم اور محبوب خلیفہ کے ایک ایک حکم پہ دیوانہ وار ایک دوسرے سے مسابقت کی کوشش میں ہے۔ خدایا تو اس عظیم سلسلہ کو فتح و ظفر مندی عطا کرتے ہوئے اسلام کو عالمگیر غلبہ جلد عطا فرمائے۔ آمین۔

ملاحظہ ہوں اس حکم پہ چلنے والی چند اور بہنوں کے ایمان افروز مشاہدات اور تاثرات۔

ایک بہن اپنی روٹھی ہوئی غیر احمدی سہیلی کے یہاں گئیں کہ میں حضور کے ارشاد پر تم سے عید ملنے آئی ہوں۔ وہ حضور کو بے حد دعائیں دینے لگیں اور کہا کہ میری طرف سے بھی حضور کو دعا کے لئے لکھنا۔ ایک بہن اپنے غیر احمدی متعصب پڑوسیوں کے یہاں عید ملنے گئیں وہ دیکھ کر سخت حیران ہوئیں کہ ہم تو ان کے سلام کا جواب نہیں دیتے اور یہ ہم سے عید ملنے آئے ہیں ساتھ مٹھائی لائے ہیں۔

ایک بہن جو چاند رات کو کافی بیمار ہو گئی تھیں ان کے تاثرات ان کی اپنی تحریر میں ملاحظہ کیجئے۔

"عید سے ایک دن پہلے تیز بخار پیچش میں مبتلا تھی رات بھر دعاؤں اور توبہ استغفار کے بعد صبح اٹھتے ہی کہا میں نے عید پڑھنے جانا ہے ٹیکسی کا بندوبست کریں۔ جلدی جلدی سویاں پکائیں چھ غیر احمدی گھرانوں میں تقسیم کیں۔ نماز پڑھ کر گھر آ کر ذرا آرام کرنے ہی لگے تھے کہ گھنٹی بجی تو دیکھا امیر صاحب تشریف لائے تھے وہ میرے میاں کو ہمراہ مسجد لے گئے۔ جاتے جاتے گھر پہ پیغام پیارے آقا کا دیا کہ یہ عید حقیقی عید منائی جائے جس میں غربا و کثرت سے شامل ہوں ..... میں نے بچوں کو اکٹھا کیا اور حضور اقدس کا پیغام سنایا۔ پانچ سیر چاول نکالے تین سیر پلاؤ پکایا دو سیر زردہ شام تک خود بیٹھ کر پکایا اس سے پہلے صبح سویاں تقسیم کر چکی تھی مگر یہ اب ہمارے پیارے امام کا حکم تھا مغرب تک کھانا تیار ہوتے پر تین ملنے والے غیر احمدی گھرانوں میں اور چھ غریب غیر احمدی گھرانوں میں کھانا خود تقسیم کیا۔ دو دن تک محلے کی تمام غریب بہنوں سے عید ملی اور پیغام حق پہنچایا عیدی بھی دی اور خاطر مدارات بھی کیں۔ بچوں کا کہنا تھا کہ امی یہ عید سب عیدوں سے اچھی گذری۔ الحمد للہ۔"

تصحیح سالانہ پروگرام اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ۸۳ء

۱۔ ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے پروگرام میں تحریری اور زبانی مقابلہ دینی معلومات معیار اوّل کے نصاب کے ساتھ ہی سہو کتابت سے معیار دوم کا نصاب لکھا گیا معیار دوم کے لیے کتابچہ "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" (پورا) مقرر ہے۔ معیار اوّل کے دینی معلومات سے صرف صحابہ اور بزرگانِ دین کا سبق مقرر ہے۔

۲۔ بچیاں یہ بات نوٹ کر لیں کہ ۲۲ راکتوبر بروز ہفتہ دورانِ وقفہ دونوں معیاروں کی ناصرات کا تحریری اور زبانی امتحان دینی معلومات نصاب کے مطابق ہوگا اور کوئی امتحان نہ ہوگا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

محترمہ چراغ بی بی صاحبہ والدہ مکرمہ محمد شریف صاحب سابق خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حال نیویارک جو مکرم برادرم طارق محمود جاوید صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کی دادی تھیں مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۳ء بروز جمعرات بوقت ۵½ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ بہت نیک صوم وصلوٰۃ کی پابند خلفاء سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ ایک لمبا عرصہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ اور پھر آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی حفاظت کے سلسلہ میں خدمات بجا لاتی رہیں۔

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۳ء بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اسی روز ۱۰ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم محترم راجہ نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم محمد شریف صاحب (جو وفات کے وقت نیویارک امریکہ میں تھے) چھوڑے ہیں۔ وفات کے وقت آپ کے پوتے برادرم طارق محمود جاوید صاحب ہی موجود تھے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو اس صدمہ کے موقع پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(مغفور احمد قمر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حافظ آباد)

میرے برادر نسبتی چوہدری علی احمد صاحب شاد بہاولپوری جن کا چند سال قبل بقام پنگریو ضلع حیدرآباد سندھ میں پنجاب فلور ملز میں مشترکہ کاروبار ہوتا تھا ۱½ سال تک زیادہ بیمار رہنے کے بعد قریباً ۴۰ سال کی عمر میں اپنے گاؤں چک ۲۱۴ ۹-R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں مورخہ ۶ جولائی بروز بدھ شام کے وقت وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اگلے روز مورخہ ۷ جولائی عصر کے وقت مرحوم کو چک کے مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں چھوٹے بڑے ۲۰۔ افراد نے شرکت کی۔ غیر از جماعت احباب نے اپنی الگ نماز جنازہ ادا کی۔ جن میں احباب کی کثیر تعداد شامل تھی۔

مرحوم بڑے نیک اور خوش طبع نوجوان تھے۔ اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے اپنے علاقہ میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ پانچ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب چھوٹے ہیں۔ اس سے چند دن قبل میری خواہر نسبتی کا نوجوان بچہ بھی داغ مفارقت دے گیا تھا۔ اس طرح ہمارے لئے یہ دوسرا سانحہ عظیم ہے جس کو برداشت کرنے کی محض خدا تعالیٰ ہی اپنے فضل سے طاقت عطا فرما سکتا ہے۔ لہٰذا افراد خاندان۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز احباب جماعت یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بچوں کا خود حامی و ناصر ہو اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرحوم کی ضعیف اور بوڑھی نہایت نیک سیرت والدہ کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے اس لئے دوستوں کی خدمت میں ان کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز دوست یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کا چراغ اب اس گھر میں ہمیشہ روشن رکھے۔ آمین!

(شریف احمد کلو کارکن دفتر ناظم تشخیص جائیداد موصیان ربوہ)

۔ میرے بھائی مبشر اقبال ملک یکم جولائی کو کراچی میں طویل عرصہ کی علالت کے بعد چار معصوم بچے اور بیوہ اپنی یادگار چھوڑ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود نیز احباب جماعت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ خدا ماں باپ اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(مسز میجر دبیر اللہ آباد راولپنڈی چھاؤنی)

۔ ہمارے والد بزرگوار مرزا محمد ابراہیم صاحب بعمر ۹۵ سال مورخہ ۲۹ رمضان المبارک بمطابق ۱۱ جولائی ۱۹۸۳ء بروز سوموار بوقت تقریباً پانچ بجے صبح قضائے الٰہی سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

(مرزا محمد رفیق طاہر نزد چونگی نمبر ۱ گلشن کالونی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

قرارداد تعزیت

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۷۸/B ضلع ملتان کی وفات پر جملہ لواحقین کی خدمت میں تعزیت کرتے ہیں اور ان کے دکھ میں شریک ہیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں، بہت نیک۔ خلافت سے دلی وابستگی رکھنے والی صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ دعا گو۔ بے حد شفیق۔ مہمان نواز اور دوسروں کے دکھ درد میں کام آنے والی خاتون تھیں۔ آپ کا تعلق موضع غوث گڑھ ریاست پٹیالہ سے تھا۔ بچپن سے ہی ان کو حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی تربیت نصیب ہوئی۔ انہی سے قرآن کریم پڑھا اور بعد میں کئی ایک بچوں کو آپ نے قرآن مجید سکھایا۔ اولاد کی تربیت میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اپنے خاوند مکرم عبدالرحمان صاحب کے ساتھ مل کر اپنی اولاد کو دین کی خدمت پر کمربستہ ہونے کے لیے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا محبت پیار کرنے والی اور بچوں کو ہمیشہ نیک کاموں کی طرف تلقین کرنے والی خاتون تھیں۔

آپ نے اپنے بیٹے چوہدری انور حسن صاحب کی پیدائش سے قبل ہی خدمت دین کے لیے وقف کرنے کا ارادہ کیا۔ چوہدری انور حسن واقف زندگی تقریباً چودہ سال کا عرصہ پاکستان سے باہر رہے اور اب بطور نائب وکیل التصنیف تحریک جدید کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح چوہدری سلطان احمد صاحب اور چوہدری انوار الحسن صاحب بھی سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔

عسر و یسر میں بھی آپ نے سلسلہ کے لیے ہمیشہ قربانی کی۔ ۱۹۴۷ء میں جب حضرت مصلح موعود نے جماعت کو ان پُرآشوب حالات میں قربانی کی تحریک فرمائی تو آپ نے اپنا سارا زیور سلسلہ کی نذر کر دیا۔ آپ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو ان کی خوبیوں سے حصہ عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں

(ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۸۱۴ ساکن ظفر آباد ضلع حیدرآباد۔

۲۔ امانت اللہ خاں صاحب ولد محمد عبداللہ خان صاحب اے۔ ۴/۹۴ ڈرگ روڈ کینٹ بازار کراچی

منیر احمد عابد صاحب ولد میاں غلام احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

آسٹریلیا مرکز کیلئے نمایاں قربانی کرنیوالے احباب

بیرون پاکستان سے آمدہ مزید اطلاعات کے مطابق درج ذیل احباب نے آسٹریلیا مرکز کے لیے نمایاں وعدے بھجوائے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور نفوس میں برکت ڈالے اور ان کا ہر حال میں معین و مددگار رہے آمین۔

۱۔ مکرم کریم احمد جنجوعہ صاحب		۱۲۰۲	ڈالر
۲۔ " عبدالمالک	"	۱۲۰۰	"
۳۔ " محمود مجید احمد خان	"	۱۰۸۲	"
۴۔ " ظفر احمد	"	۱۰۸۲	"
۵۔ " شیخ ظہور الدین	"	۱۰۰۰	"
۶۔ " نصیر ایم خان	"	۹۰۶	"
۷۔ محترمہ سعیدہ نصیر صاحبہ		۷۷۰	"
۸۔ مکرم عبداللہ آزاد صاحب		۶۷۵	"
۹۔ " سید اعجاز عباس رضوی	"	۵۰۰	"
۱۰۔ " پرویز احمد	"	۵۰۰	"
۱۱۔ " ناصر الدین امجد	"	۵۰۰	"
۱۲۔ " مظفر احمد ملک	"	۵۰۰	"

(وکیل المال ثانی، تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

میرے خاوند عبدالعزیز دین مرحوم

میرے خاوند عبدالعزیز دین مرحوم کی وفات پر جس طرح آپ نے میرے گھر پہنچ کر یا خطوط کے ذریعہ میرا غم غلط کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ اب تک کر رہے ہیں میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں رکھتی اور اپنے دل کے جذبات کو قلم کے حوالہ کرنے سے قاصر ہوں۔ مگر یقین جانیں میرا دل ہر ایک کے لیے جذباتِ تشکر سے لبریز ہے

جن حالات میں اور ناگہانی طور پر میرے جیون ساتھی کی مجھ سے جدائی ہوئی۔ وہ جب بھی سامنے آتے ہیں میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ میرے دل کی دھڑکنیں بے ربط ہو جاتی ہیں۔ اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ذہنی توازن بھی متزلزل ہو رہا ہے۔ ایسے میں اپنے پیارے پیدا کرنے والے کی تعزیت کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو سنبھال لیتی ہوں کہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ ۝ (بقرہ آیت نمبر ۱۵۵)

"وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں (وہ مردہ) نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں جانتے"

گو میرے خاوند (عبدالعزیز مرحوم) کی تمام زندگی

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝

کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔

۱۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء کی صبح نو بجے جماعت کی شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لیے (جو محمود ہال احمدیہ مسلم مشن لنڈن میں منعقد ہونا تھا) تیار بیٹھے تھے کہ عارضہ دل کا ایسا حملہ ہوا کہ فوری طور پر ہسپتال لے جانا پڑا۔ جاتے جاتے بیوی بچوں کو چند نصائح کیں جن سے مترشح ہوتا تھا کہ یہ آخری نصائح ہیں جو دین ہی دین اور روحانیت تھیں۔ دنیا کی رتی بھر ان میں ملوث نہ تھی۔ کہنے لگے۔

۱۔ خلیفۃ المسیح کے ہر حکم کی پوری پابندی کرنا اور حضور کو میرا السلام علیکم پہنچانا۔

۲۔ امام صاحب کے ارشادات پہ بانشراح قلب کاربند رہنا۔ اور میرا السلام علیکم کہنا۔

۳۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور پابندیٔ نظام کرنا۔

۴۔ ہمیشہ دین کو دنیا پہ مقدم رکھنا۔

۵۔ احباب جماعت کو میرا السلام علیکم پہنچانا۔

ہسپتال میں اس وارڈ میں رکھا گیا جہاں نہایت خطرہ کی حالت میں مریض کو رکھا جاتا ہے

ڈاکٹر کا یہ کہنا تھا کہ اگر چوبیس گھنٹے نکل گئے تو امید کا پہلو غالب ہو جائے گا۔

دن کا پہلا حصہ تو ان کا بیقراری میں گزرا دن کے آخری حصہ میں سو گئے۔ جس میں امید کی جھلک پائی گئی۔ مگر ؎

کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر

تقدیر فیصلہ کر چکی تھی۔ اور رفیق اعلیٰ کی طرف سے بلاوا آ چکا تھا۔ ۱۲ر ۱۳ر دسمبر کی شب کے عین وسط میں صرف ۱۴ گھنٹے کی بیماری کے بعد روح جسد عنصری سے نکل کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

احباب جماعت میرے خاوند کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعائیں کریں۔ وہاں مجھے اور میری اولاد کو بھی اپنی شب و روز کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پہ کاربند رہنے کی توفیق بخشے جو میرے خاوند نے بوقتِ رخصت کیں اور میری اولاد کو اپنے والد کے نقشِ قدم پہ چلنے والی بنا دے۔ اور ان کی دنیا و عقبیٰ دونوں سنوار دے۔ آمین

(بشریٰ عزیز دین لنڈن)

مکرمہ حفیظ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ظہیر الدین صاحب

عزیزم مکرم رانا ظہیر الدین صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۶۶ مُراد ضلع بہاولنگر کی اہلیہ مکرمہ حفیظ خانم صاحبہ جو مکرم چوہدری لاب دین صاحب مرحوم نمبردار و سابق صدر جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مُراد کی بہو اور برادرم مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور کی بھاوج تھیں بورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۸۳ء بروز جمعہ بوقت ۹ بجے شب اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو کم سن بچے (عزیز نصیر الدین عمر چار سال اور عزیز صلاح الدین عرف ہادی عمر ڈیڑھ سال) چھوڑے ہیں۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۳۰ سال تھی۔ وہ بہت ہی مخلص اور اپنے خاندان میں تنہا احمدی تھیں۔ اپنے احمدی ہونے کا وہ بڑے فخر سے ذکر کیا کرتیں اور اپنے بہن بھائیوں کو برابر قبولِ احمدیت کی تلقین کرتی رہتیں۔ ان کے والدین فیصل آباد میں مقیم ہیں اپنے خاوند کے ہمراہ جب بھی فیصل آباد جاتیں ہر دفعہ ربوہ حاضر ہو کر نمازِ جمعہ خلیفۃ الوقت کی اقتداء میں ادا کرتیں۔ انہیں خلافت سے گہری محبت اور وابستگی تھی۔ اور اکثر کہا کرتیں کہ ہم احمدی اس لحاظ سے بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور یہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت کی برکت ہے۔ مرحومہ کی شادی مارچ ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔ دونوں میاں بیوی کے تعلقات قابلِ رشک حد تک خوشگوار تھے۔ وہ بلاشبہ ایک اچھی بیوی کی تمام صفات سے متصف تھیں۔ ان کے شوہر عزیزم ظہیر الدین صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مرحومہ کے سوا پانچ سالہ عرصۂ رفاقت کی کوئی ایک بات بھی ایسی انہیں یاد نہیں جو اُن کے لیے ملال یا تکلیف کا باعث بنی ہو وہ انتہائی وفادار اور بے حد اطاعت گزار اور خدمت گزار بیوی تھیں۔ اپنی نندوں اور دیوروں سے بھی مرحومہ کا سلوک بہت ہی محبت کا تھا اور ہر معاملہ میں ان کا بہت خیال رکھتیں۔ بعض دفعہ طبیعت خراب بھی ہوتی تو کوئی شکوہ نہ کرتیں بلکہ کمال صبر و ضبط سے کام لیتیں۔ مرحومہ کی انہی خوبیوں کی وجہ سے اس گھرانہ کا ماحول جنت کا نمونہ بنا ہوا تھا اور چھوٹے بڑے سب ان کی دل و جان سے قدر کرتے تھے۔

عزیزہ مرحومہ کی ایک نمایاں خوبی ان کی مہمان نوازی تھی جس کا راقم الحروف کو ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ اکثر جماعتی مہمان آتے رہتے۔ بعض دفعہ خدام الاحمدیہ کے اجلاسوں اور اجتماعوں کے مواقع پر یہ خوش نصیب گھرانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر میں تبدیل ہو جاتا لیکن مہمانوں کی کثرت کو مرحومہ برکت یقین کرتیں اور بڑی خندہ پیشانی سے دن رات ایک کر کے مہمانوں کے لیے کھانا تیار کرتیں اور اگر تعاون کے لیے دیگر متعلقات کو بلانا پڑتا تب بھی سارے انتظامات طعام کی خود نگرانی کرتیں۔ ایسی مصروفیات کے ہجوم میں وہ بڑے ہی اطمینان اور بردباری کے ساتھ کام کرتیں۔ اگر کسی مہمان کو کسی خاص کھانے کی رغبت ہوتی یا کوئی چیز مرغوب نہ ہوتی تو وہ اسی امر کا بھی پورا خیال رکھتیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ دونوں معصوم بچوں کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو، مرحومہ کے شوہر اور دیگر متعلقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(نذیر احمد خادم چک ۱۰۔ ۷/۱۸۴ ضلع بہاولنگر)

میری والدہ مرحومہ

میری والدہ محترمہ حسن آرا بیگم اہلیہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مرحوم ۲۱ر جون ۱۹۸۳ء کو تقریباً ساڑھے پانچ بجے بعمر قریباً ۷۵ سال وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

ہمارے والد محترم جب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تو آپ نے بیعت میں جلدی نہیں کی بلکہ کچھ عرصہ بعد خوب تحقیق کر کے بیعت کی۔

مرحومہ پابند نماز و روزہ تھیں، بیماری کی وجہ سے کئی کئی روز بیہوش رہتیں لیکن جب ہوش آتا تو سب سے پہلے انہیں نماز کی ادائیگی کا فکر ہوتا۔ دعاگو تھیں اور دعا پر بڑا یقین رکھتی تھیں جماعتی چندوں میں حصہ لیتیں۔ ایک مالی تحریک کے موقع پر تو آپ نے اپنا ہاتھ کا زیور اتار کر دیدیا مہمان نواز تھیں۔ جلسہ سالانہ پر باقاعدہ جاتیں ۱۹۵۳ء میں آپ کا مکان واقع فلیمنگ روڈ لاہور مع اثاثہ جلا دیا گیا تو آپ نے اس پر بہت صبر کا نمونہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے اس نقصان کے بعد آپ کی اولاد کو کئی گنا زیادہ دولت سے نوازا اور نوازتا رہا ہے۔

میرے والد محترم ۱۹۵۴ء میں وفات پا گئے۔ تیس سالہ بیوگی کا لمبا عرصہ بڑے صبر سے گزارا اور اپنی اولاد کی پرورش کی ان کی شادیاں کیں آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے تین بیٹیاں اور ۲۶ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں

مرحومہ گزشتہ کئی سال سے صاحب فراش تھیں آپ کی اولاد کو خوب خدمت کرنے کا موقع ملا آپ کی تینوں بہوؤں نے بھی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اعلیٰ درجات سے نوازے اور ہم سب پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے

۔ آمین ۔

(شمیم بشیر۔ راولپنڈی)

اعلان دارالقضاء

۱۔ مکرم عبدالحکیم صاحب ولد فضل دین مرحوم ریل بازار اوکاڑہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے نام قطعہ نمبر ۲ر دارالرحمت الاٹ ہے۔ میرے علاوہ کوئی اور وارث نہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ بیوہ صوفی محمد عبداللہ صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے نام قطعہ ۲/۲ دارالرحمت شرقی الاٹ ہے۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ تمام ورثاء کے درمیان بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ ورثاء مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مریم صدیقہ بیوہ (۲) ثریا خانم (۳) رضیہ خانم (۴) رقیہ خانم (۵) ذکیہ خانم (۶) صوفی محمد اکرم (۷) صوفی محمد اشرف (۸) صوفی محمد افضل

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوکل انجمن احمدیہ کے دفتر کی تکمیل اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے

صدر عمومی ربوہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مختصر تعارفی کوائف

لوکل انجمن احمدیہ کے دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر صدر عمومی مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دفتر اور لوکل انجمن احمدیہ کے بارے میں جو مختصر تعارفی کوائف بیان کئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے لوکل انجمن احمدیہ کے اراکین و صدران کو اپنا دفتر بنانے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ سب کچھ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خاص توجہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں اس قدر حیرت انگیز سہولت اور سرعت کے ساتھ ہوا کہ اسے خاص فضل الٰہی ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ زمین کے حصول کا مسئلہ اپنی جگہ پر بہت اہم تھا وہ بھی خیر و خوبی سے طے ہوا۔ تعمیر کے لئے رقم ہمارے پاس بالکل نہ تھی اس کے لئے بھی خدا نے ایسے سامان پیدا کئے کہ عمارت مکمل کرنے میں کوئی خاص دقت پیش نہ آئی۔ پچاس ہزار روپے صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے پانچ ہزار روپے سالانہ واپسی پر قرض حاصل کیا گیا۔ ۴۰ ہزار روپے کارکنان دفاتر کے چندہ کی گرانٹ (جو اسی سال سے شروع ہوئی تھی) ہمیں ملی ۲۶ ہزار روپے لوکل انجمن احمدیہ کی بقیہ گرانٹ بیس ہزار روپے سپیشل گرانٹ حاصل کی گئی۔ قریباً ۴۰ ہزار روپے قرض ہیں جو اس سال کی گرانٹ سے ادا کئے جائیں گے انشاء اللہ اور پانی اور سینٹری کے انتظام کی تکمیل کے لئے مزید قریباً دس ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ گویا کل قریباً ایک لاکھ ۸۶ ہزار روپے خرچ ہونگے۔

سیدی! اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم اور احسان ہے کہ آج ہمارے پیارے آقا لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے دفتر کی دعائے افتتاح کے لئے ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تاریخ میں لمبے عرصہ بعد دفتر کی یہ عمارت، اردگرد چار دیواری، بھرتی اور تین سٹور وغیرہ کے لئے سامنے والے کمرے تعمیر کئے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدی! ہمارے پیارے آقا! عمارت تو بن گئی اصل کام خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر محض للہ کام کرنا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص و محبت کے ساتھ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت حقہ کے ساتھ سچی عقیدت، محبت اور وابستگی عطا فرمائے آمین۔

سیدی! لوکل انجمن احمدیہ میں خاکسار ۸ واں صدر عمومی ہے۔ علی الترتیب یہ دوست صدر عمومی رہے۔

۱۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ
۲۔ " مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری
۳۔ " ماسٹر محمد عبداللہ صاحب
۴۔ " چوہدری فرزند علی صاحب
۵۔ محترم سید زمان شاہ صاحب
۶۔ محترم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل
۷۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب
۸۔ خاکسار

محترم مولانا محمد صدیق صاحب کو ایک لمبا عرصہ اس خدمت کی توفیق ملی۔ خاکسار نے محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سے چارج لیا۔

اس وقت ربوہ کے حلقہ جات کی تعداد ۱۶ اور چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی دو لاکھ تھی کارکنان کے چندہ کی گرانٹ اس وقت ہمیں نہیں ملتی تھی۔ گزشتہ سال تک حلقہ جات کی تعداد ۲۶ ہو گئی اور وصولی حلقہ جات ۵۸۴،۵۵۱/- اور وصولی دفاتر ۶،۵۷،۲۴۵ یعنی کل وصولی ۷۹۶،۱۳،۲۲ روپے ہے۔

سیدی! ۱۹۷۴ء کے بعد ہمارے بدخواہوں کے علی الرغم اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اخلاص و قربانی میں مرکز اور بیرون مرکز میں خاص ترقی عطا فرمائی۔ ہمارے حلقہ جات اور بجٹ میں نمایاں اضافہ اس کی واضح مثال ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ سالوں میں حضور اقدس ایدہ اللہ کے ارشادات کی تعمیل میں اضافہ کی رفتار میں نمایاں تیزی ہوگی انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے آقا کی ہدایت پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ہم ہیں حضور کے غلام

صدر عمومی و صدران حلقہ جات

احباب سے ضروری گذارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام منیجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔

(منیجر الفضل ربوہ)

مکان یا زمین خریدنے یا بیچنے والے متوجہ ہوں

جو احباب ربوہ یا اس کے مضافات میں اپنا پلاٹ/مکان دفتر کمیٹی آبادی کے ذریعہ فروخت کرنا چاہیں وہ حسب ذیل کوائف دفتر کمیٹی آبادی میں بھیج دیں

پلاٹ نمبر — بلاک نمبر — رقبہ — محلہ

نام مقاطعہ گیر پلاٹ / یا خسرہ نمبر

مجوزہ قیمت

اسی طرح جو احباب پلاٹ وغیرہ خریدنا چاہیں وہ بھی اپنے ضروری کوائف دفتر کمیٹی آبادی کو بھیج دیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی)

برائے فوری فروخت

(۱) گلگشت کالونی ملتان میں ایک نہایت باموقعہ کوٹھی بر قبہ ½ کنال مشتمل بر پانچ کمرے دو طرفہ برانڈہ مع دیگر لوازمات قابل فروخت ہے۔ جو فی الوقت اڑھائی ہزار روپے ماہوار کرایہ پر چڑھ سکتی ہے۔ جو احباب خود یا کسی دوست کے لئے خریدنا چاہیں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی پیشکش سے مطلع فرمائیں۔

(۲) مکان ۵۴/۲۱ دارالنصر ربوہ بر قبہ ایک کنال جو تین کمروں ایک برآمدہ اور کچن وغیرہ پر مشتمل ہے فوری ضرورت کے پیش نظر بارعایت فروخت ہو رہا ہے۔ بجلی پانی کا معقول انتظام ہے۔

خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں

خدمت مرکز اقصیٰ چوک ربوہ فون 640 PP

درخواست دعا

خاکسار کی خالہ زاد بہن محترمہ قیصری شمیم اختر صاحبہ عزیز آباد کراچی گزشتہ چند دنوں سے مختلف تکالیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ خاکسار ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے تمام بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(مبارک احمد ظفر احمد نگر)

مکان برائے فروخت

مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالنصر شرقی نہایت ارزاں برائے فروخت ہے۔ رابطہ

املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸